مقدمہ ابن الصلاح – ایک تعارفی مطالعہ

(Introductory Study of the Book "Muqaddima Ibn Salah")

خالد محمود*

Abu Amr Uthman ibn Abd al-Raḥman Ṣalaḥ al-Din al-Kurdi al-Shahrazuri (1181 CE/577 AH – 1245/643), commonly known as Ibn al-Ṣalaḥ, was a Kurdish Shafi'i hadith scholar. He was originally from Sharazora region in Sulaymaniyyah province in Iraqi Kurdistan, was raised in Mosul and then resided in Damascus, where he died. Ibn al-Ṣalaḥ died on Monday, September 18, 1245 CE/643 AH, at the age of sixty-six. His funeral prayer was performed at the congregational mosque of Damascus, to a crowd so large it required a second prayer to accommodate. The seminal book in the discipline of principles of hadith namely "Introduction to Science of Hadith" gave eternal status in this field. Muslims did leave no stone unturned to keep the Divine and Prophetic knowledge pristine pure. The truth is that it is the most comprehensive book on the hadith terminology which comprises on elaboration all types of traditions. All scattered issues relating to traditions have been consolidated in this book. The scholars, the writers, the compilers, the authors, the researchers, who came afterward, made this book their focus and wrote commentaries, abridgements, annexations, studies on it. The article gives handsome information about this book.

تعارف مصنف: آپ کا نام عثمان،کنیت ابو عمرو اور لقب تقی الدین ہے،آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے:عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان بن موسی بن ابی النصر النصری الکردی الشہرزوری الشرخانی الموصلی الشافعی۔

آپ شہر زورکے قریب "اربل" میں ایک بستی "شرخان" میں 577ھ-1181ء کو پیدا ہوئے۔ "النصری" نون کے فتح اور صاد مہملہ کے سکون کے ساتھ ہے،جس کے بعدراء ہے،یہ آپ کے جد اعلی"ابو النصر" کی طرف نسبت ہے،اور "شرخان" شین مثلثہ،راء اور خاء معجمہ تینوں کے فتح کے ساتھ ہے،اور پھر الف کے بعد نون ہے،اس نسبت سے آپ "شرخانی" کہلاتے ہیں،لیکن مشہور نسبت

* **پی ایچ ڈی سکالر، ادارہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب،لاہور۔**

"شہرزوری" ہے،آپ کے والد ماجد "عبد الرحمن" کا لقب صلاح الدین تھا،اس بناء پر آپ "ابن الصلاح" کے نام سے زیادہ معروف و مشہور ہیں،کبھی جد اعلی کی نسبت سے "نصری"بھی کہلاتے ہیں-(1)

تحصیل علم: آپ کے ولد ابو القاسم عبد الرحمن بن عثمان الملقب بہ صلاح الدین کرد کے عظیم مشائخ میں سے تھے اور بڑے جلیل القدر عالم وفقیہ تھے،اس لئےحافظ ابن الصلاح نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے ہی حاصل کی،چنانچہ آپ نے علم الفقہ کی تعلیم کا آغاز ان ہی سے کیا اور قلیل عرصہ میں ہی آپ نے علم فقہ میں ایسا رسوخ اور وثوق حاصل کرلیاکہ فقہ شافعی کی اہم اور مشہور کتاب"المھذب" کا درس وتکرار کرنے لگے۔

بعد ازاں آپ کے والد نے آپ کو موصل بھیج دیا،آپ ایک مدت دراز تک وہیں طلب علم میں مشغول رہے،حتی کہ آپ نے علم الفقہ،اصول الفقہ،علم التفسیر،علم الحدیث،علم اللغۃ،فن اسماء الرجال اور دیگر انواع علوم میں کامل دسترس حاصل کرلی-(2)

سماع حدیث اور شیوخ کرام:آپ نے علوم حدیث کی طلب و جستجو کی خاطر بغداد،نیشاپور،شام،خراسان اوردیگر بلاد اسلامیہ کے اسفار کئے اور متعدد شیوخ واساتذہ سے سماع حدیث کی دولت سے سرفرازی حاصل کی۔

چنانچہ امام ابو عبد اللہ شمس الدین محمد الذہبی ؒ اپنی مایہ ناز کتاب"تذکرۃ الحفاظ" میں رقم طراز ہیں: وسمع من عبيد الله ابن السمين ونصر الله بن سلامة ومحمود بن على الموصلى وعبد المحسن ابن الطوسى،وارتحل الى بغداد فسمع من ابى احمد بن سكينة وعمر ابن طرزد وبهمذان من ابى الفضل ابن المعزم ،وبنيسابور من منصور والمؤيد وزينب وطبقتهم،وبمرو من ابى المظفر ابن السمعانى وجماعة،وبدمشق من القاضى جمال الدين عبد الصمد ابن الحرستانى والشيخ موفق الدين المقدسى والشيخ فخر الدين ابن عساكر،وبحلب من ابى محمد بن علوان ،وبحران من الحافظ عبد القادر----------"(3)

آپ نے (موصل میں)عبید اللہ ابن السمین،نصر اللہ بن سلامہ،محمود بن علی الموصلی اور عبد المحسن ابن الطوسی سے اور بغداد میں ابو احمد بن سکینہ،عمر ابن طرزد اورہمدان میں ابو الفضل ابن المعزم سے اور نیشاپور میں منصور،مؤید ،زینب اور ان کے طبقہ سے اور مرو میں ابو المظفر ابن السمعانی اور ایک جماعت محدیثن سے اور دمشق میں قاضی جمال الدین عبد الصمد ابن الحرستانی،شیخ موفق الدین المقدسی اور شیخ فخرالدین ابن عساکر سے اور حلب میں ابو محمد بن علوان سے اور حران میں حافظ عبد القادر سے سماع حدیث کا شرف حاصل کیا ہے۔

اصحاب وتلامذہ: مشہور مثل ہے کہ" درخت اپنے پھل سے پہچانا جا تا ہے" یہاں پر بھی معاملہ ایسا ہی ہے کہ حافظ ابن الصلاح کے سامنے جن حضرات نے زانوئے تلمذ طے کئے وہ اپنے زمانہ کے آفتاب علم وعرفان ہوئے ہیں اور ان شمار اکابر ائمہ فقہ و حدیث میں ہوتا ہے۔

مشہور مؤرخ اسلام ابن خلکان نے اعتراف کیا ہے کہ ابن الصلاح میرے شیوخ میں سے تھے،اور مجھے ان سے اکتساب فیض کا نادر موقع نصیب ہواہے چناں چہ ان کے الفاظ یہ ہیں:"وھو احد اشیاخی الذین انتفعت بھم "(4)

یعنی حافظ ابن الصلاح میرے ان شیوخ کرام میں سے ہیں جن سے میں نے علمی استفادہ کیا ہے،،۔

امام شمس الدین محمد الذہبی نے امام ابن الصلاح سے سماع حدیث کرنے والے چند معروف اصحاب وتلامذہ کے اسمائے گرامی ذکر کئے ہیں،چناں چہ وہ لکھتے ہیں:"حدث عنہ فخر الدین عمر الکرخی ومجد الدین ابن المھتار والشیخ تاج الدین باسشرف والصدر محمد بن حسن الارموی والعماد ابن البالسی و الشرف محمد ابن الخطیب الآباری وناصر الدین محمد ابن المھتار والقاضی ابو العباس احمد بن علی الجبلی والشھاب احمد بن العفیف وآخرون------"(5)

" حافظ ابن الصلاح سے حدیث بیان کرنے والوں میں فخرالدین عمرالکرخی،مجد الدین ابن المھتار،شیخ تاج الدین عبد الرحمن ،شیخ زین الدین الفارقی،قاضی شھاب الدین الجوری،خطیب شرف الدین الفراوی،شھاب محمد بن شرف ،صدر محمد بن حسن الارموی،عماد ابن البالسی،شرف محمد ابن الخطیب الآباری،ناصر الدین محمد ابن المھتار ،قاضی ابو العباس احمد بن علی الجبلی،شھاب احمد بن العفیف اور دیگر حضرات شامل ہیں"۔

درس وتدریس: ابن خلکان رقم طراز ہیں":وتولی التدریس بالمدرسۃ الناصریۃ بالقدس المنسوبۃ الی الملک الناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب رحمہ اللہ تعالی واقام بھا مدۃ،واشتغل الناس علیہ وانتفعوا بہ،ثم انتقل الی دمشق وتولی تدریس المدرسۃ الرواحیۃ التی انشاھا الزکی ابو القاسم ھبۃ اللہ بن عبد الواحد ابن رواحۃ الحموی،وھو الذی انشا المدرسۃ الرواحیۃ بحلب ایضا۔

ولما بنی الملک الاشرف ابن الملک العادل بن ایوب رحمہ اللہ تعالی دارالحدیث بدمشق فوض تدریسھا الیہ،واشتغل الناس علیہ بالحدیث،ثم تولی تدریس مدرسۃ ست الشام زمرد خاتون بنت ایوب--------"(6)

"ابن الصلاح نے (تحصیل علم کے بعد)ملک الناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب کے مدرسہ "ناصریہ"جو قدس میں تھا،میں تدریسی فرائض انجام دینا شروع کئے،وہاں آپ عرصہ دراز تک اقامت پذیر رہے اور

بہت سے لوگوں نے آپ سے علمی استفادہ کیا اور آپ کے پاس حصول علم کے لئے مشغول رہے،بعد ازاں آپ دمشق منتقل ہو گئے اور وہاں ابو القاسم زکی ہبۃ اللہ بن عبد الواحد ابن رواحہ الحموی کے مدرسہ"رواحیہ"میں مسند تدریس پر فائز ہو گئے،انہوں نےحلب میں بھی مدرسہ رواحیہ نام کا ادارہ بنایا تھا۔

پھر جب ملک الاشرف ابن الملک العادل بن ایوب نے دمشق میں دارالحدیث تعمیر کرایا تو اس کی تدریسی خدمات آپ (ابن الصلاح)کے حوالہ کردی گیئں،چناں چہ آپ وہاں سے یہاں دارالحدیث منتقل ہو گئے اور لوگوں نے آپ سے علم الحدیث میں استفادہ کیا،اس کے بعد آ پ نے زمرد خاتون بنت ایوب کے مدرسہ ست الشام میں بھی تدریسی فرائض انجام دیئے"۔

مقام ومنزلت: حافظ ابن الصلاح معروف محدث تھے،تمام علوم حدیث پر گہری نظر اور کامل دسترس رکھتے تھے،بلکہ علم التفسیر،فن اسماءالرجال اور علم اللغۃ میں بھی مہارت تامہ رکھتے تھے۔

ائمہ کرام اور محدثین عظام نے آپ کا تذکرہ اعلی القاب اور بلند اوصاف سے کیا ہے:۔

(1)چنانچہ ابو الخیر شمس الدین محمد بن عبد الرحمن السخاوی الشافعی(902ھ) نے اپنی معروف اور معرکۃ الارآء کتاب "فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث"کے آغاز میں آپ کو ان القابات اور اوصاف سے یاد کیا ہے":هو العلامۃ الفقیہ حافظ الوقت مفتی الفرق شیخ الاسلام تقی الدین ابو عمرو عثمان ابن الام البارع صلاح الدین ابی القاسم عبد الرحمن بن عثمان الشہرزوری الموصلی ثم الدمشقی الشافعی،کان اماما بارعا، حجۃ، متبحرا فی علوم الدینیۃ، بصیرا بالمذاهب ووجوهہ، خبیرا باصولہ، عارفا بالمذاهب، جید المادة من اللغۃ والعربیۃ، حافظا للحدیث، متفننا فیہ، حسن الضبط، کبیر القدر، وافر الحرمۃ، عدیم النظیرفی زمانہ مع الدین والعبادةوالنسک والصیانۃ والورع والتقوی،انتفع بہ خلق وعولوا علی تصانیفہ---"(7)

"آپ علامہ ،فقیہ،حافظ وقت،مفتی فرق،شیخ الاسلام ہیں،آپ کا لقب تقی الدین ،کنیت ابو عمرو اور نام عثمان ہے،آپ اما م بارع ابو القاسم صلاح الدین عبد الرحمن بن عثمان الشہرزوری الموصلی الدمشقی الشافعی کے بیٹے ہیں،آپ امام،بارع،حجۃ،علوم دینیہ میں بحر بے کراں مذاہب اور وجوہ مذاہب میں کامل بصیرت رکھنے والے،اصول مذاہب سے باخبر اور مذاہب سے واقف ،لغت و عربیت میں بھی مہارت تامہ رکھنے والے،حافظ حدیث،حدیث کے علوم سے آشنا،حفظ وضبط میں بہترین ،بڑی قدر و منزلت والے ،اپنے دور کے بے مثال انسان،علاوہ ازیں دین وعبادت اور تقوی وپرہیزگاری کے اوصاف سے مزین،خلق کثیر نے آپ کے علوم سے خوشہ چینی کی ہے اور کی تصانیف پر اعتماد کیا ہے"۔

(2) نیز صاحب "وفیات الاعیان" لکھتے ہیں ":کان احد فضلاء عصرہ فی التفسیر والحدیث والفقہ واسماء الرجال وما یتعلق بعلم الحدیث ونقل اللغۃ ،وکانت لہ مشارکۃ فی فنون عدیدۃ۔۔"(8)

"آپ علم تفسیر،علم حدیث،فقہ،اسماءالرجال اور علم الحدیث نقل لغات سے متعلق تمام علوم میں یکتائے روزگار تھے،نیز آپ کو متعدد فنون میں کامل دسترس حاصل تھی"۔

(3) حافظ ابن الصلاح علوم حدیث میں اس قدر مہارت تامہ رکھتے تھے کہ ابو الفضل حافظ عبد الرحیم بن الحسین العراقی مقدمہ ابن الصلاح کی منظوم شرح "التبصرۃ والتذکرۃ" میں آپ کے بارے میں رقم طراز ہیں:

"وکلما اطلقت لفظ الشیخ ما** ارید الا ابن الصلاح مبہما"(9)

"میں جب بھی لفظ شیخ کا اطلاق کرتا ہوں تو میری مراد اس سے ابن الصلاح ہی ہوتے ہیں"

زہد وتقوی: حافظ ابن الصلاح جس طرح علم وفن میں بحر نا پیدا کنارتھے اسی طرح زہد وتقوی اور پرہیزگاری میں بھی عدیم النظیر شخصیت کے مالک تھے۔

چناں چہ ابن خلکان لکھتے ہیں ": وکان من العلم والدین علی قدم حسن "(10)

"آپ علم اور دین داری میں بلند رتبہ پر فائز تھے"۔

نیز دوسرے مقام پر لکھتے ہیں": ولم یزل امرہ جاریا علی سداد وصلاح حال واجتھاد فی الاشتغال والنفع۔۔"(11)

"آپ لوگوں کی صلاح وسدہار،ان کی خیر خواہی ونفع رسانی اور دیگر اعمال خیر میں ہمیشہ سر گرداں رہے۔۔"

وفات: امام ابن الصلاح کی وفات بمقام دمشق ،بوقت صبح،بروز بدھ،25ربیع الثانی 643ھ-19ستمبر 1245ء کو ہوئی،اس وقت عمر مبارک 66 برس کی تھی۔

نماز جنازہ ظہر کے بعد ادا کی گئی،اور باب النصر سے باہر مقابر الصوفیہ میں تدفین عمل میں آئی-(12)

تصانیف: حافظ الحدیث امام ابن الصلاح دمشق میں کافی عرصہ تک اقامت پذیر رہے،اور یہیں مختلف علوم و فنون میں کتب تصنیف کیں،جن میں آپ نے تحقیقات جدیدہ اور فوائد بدیعہ کا گراں قدر ذخیرہ جمع کر دیا ہے،جو آپ کے بعد بھی تشنگان علم کے لئے سیرابی کا ذریعہ بنتا رہے گا۔

ہم آپ کی چند اہم ترین تصانیف وتألیف کا ذیل میں تذکرہ کرتے ہیں:۔

(1)طبقات الفقهاء الشافعیۃ: یہ کتاب دراصل امام ابو الطیب سہل ابن محمد سلیمان الصعلوکی (404ھ) کی تحریر کردہ تصنیف "المذھب فی ذکر شیوخ المذھب"کا بہترین انتخاب بھی ہے اور فوائد غزیرہ اور فرائد کثیرہ پر بھی مشتمل ہے۔(13)
(2)الامالی: یہ کتاب "امالی ابن الصلاح" کے نام سے ریاض حسین بن عبد اللطیف الطائی کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ دار النوادر سے مطبوع ہے۔
(3)فوائد الرحلۃ: یہ انواع علوم میں رقم کردہ فوائد پر مشتمل اجزاء کثیرہ ہیں ،جو آپ نے سفر خراسان کے دوران قلم بند کئے تھے۔(14)
(4)ادب المفتی والمستفتی: اس میں آداب افتاء واستفتاء کا بیان ہے۔(15)
(5)الفتاوی: یہ آپ کے فتاوی ہیں جو آپ کے اصحاب میں سے کمال اسحاق المعزی الشافعی نے جمع کیا ہے،البقاعی نے الاقوال القدیمۃ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ایک جلد میں کثیر الفوائدکتاب ہے۔(16)
(6)شرح مشکل الوسیط للغزالی: یہ کتاب فقہ شافعی کے فروعی مسائل میں ہے۔
(7)شرح صحیح مسلم: امام سیوطی نے "تدریب الراوی" میں اس کا ذکر کیا ہے۔
(8)المؤتلف والمختلف: فن اسماء الرجال میں لکھی گئی کتاب ہے،دار الکتب الظاہریۃ میں مخطوط شکل میں موجود ہے۔
(09)طریق حدیث الرحمۃ:
(10)معرفۃ علوم الحدیث یا مقدمۃ ابن الصلاح۔(17)

تعارف کتاب: یہ بات قطعی ہے کہ امام ابن الصلاح نے اپنی اس کتاب کا نام "مقدمۃ ابن الصلاح" خود نہیں رکھا ہے،بلکہ عوام وخواص میں اس نام سے یہ کتاب مشہور ہے،اگرچہ بعض خطی اور مطبوع نسخوں میں "مقدمۃ ابن الصلاح"کے نام سے بھی یہ کتاب موجود ہے،حافظ عراقی کی تصریح کے مطابق اس کتاب کا اصل نام "معرفۃ علوم الحدیث"اور ان کے بیٹے احمد بن عراقی کے مطابق "علوم الحدیث" ہے۔

بہر کیف! یہ امام ابن الصلاح کی جلیل القدر اور عظیم الشان تصنیف ہے،جو آپ نے اپنی عمر کے آخری دور میں لکھی ہے،چناں چہ ایک نسخہ کے آخر میں مرقوم ہے:"مصنف نے اس کو بروز جمعہ 7 رمضان المبارک 630ھ کو املاء کروانا شروع کیا اور آخر محرم الحرام 634ھ کو نماز جمعہ اور نماز عصر کے درمیان اس سے فراغت پائی۔۔۔"

موصوف وقتا فوقتا اس کا املاء کرواتے تھے،تاہم پوری کتاب کا املاء دار الحدیث الملکیۃ الاشرفیۃ میں ہواہے۔
کتاب کے شروع میں ایک اہم مقدمہ ہے،جس میں علوم حدیث کا مقام اور اس کی عظمت کو بیان کیا ہے۔
چناں چہ موصوف لکھتے ہیں:" فحین کاد الباحث عن مشکلہ لایلقی لہ کاشفا والسائل عن علمہ لایلقی بہ عارفا،من اللہ الکریم -تبارک وتعالی علی ولہ الحمد اجمع-لکتاب معرفۃ انواع علم الحدیث ،ھذاالذی باح باسرارہ الخفیۃ وکشف عن مشکلاتہ الابیۃ-----"
اس کے بعد آپ نے مضامین کتاب کو علوم حدیث کی 65 انواع میں منضبط طور پر ذکر کیا ہے۔
منہج واسلوب: امام ابو عمرو ابن الصلاح کو علوم الحدیث کے علماء سے علمی وراثت بھر پور حاصل ہوئی تھی،البتہ ارکان تصنیف کی ابھی تک تکمیل واتمام نہ ہو پائی تھی۔چنانچہ ایک جانب علماء کا طرز تالیف یہ تھا کہ حدیث کے طریقہ پر کتاب کو مدون کرتے تھےکہ ہر مسئلہ میں ائمہ فن کے اقوال کو اسانید کے ساتھ جمع کرتے اور اس کا عنوان لگادیتے،جس سے قاری کتاب کو اس کےمضامین کی آگاہی ہو جاتی اور ان مضامین کا فہم قاری پر چھوڑ دیا جاتا تھا،البتہ تھوڑی بہت وضاحت یا بحث ذکر کردی جاتی تھی،جیساکہ خطیب بغدادی کا طریقہ تالیف تھا۔
اور دوسری طرف علماء کی ایک جماعت وہ تھی کہ جس نے قواعد فن کے انضباط کا اہتمام کیا،لیکن اکثر وبیشتر حصہ تہذیب عبارات اور ضبط تعاریف کا ان سے رہ گیا کہ وہ عبارات اور تعریفات کو اس طرح مہذب نہ کر سکے کہ کلام کی مراد واضح ہو سکے اور التباس واشتباہ دور ہو جائے،جیساکہ حاکم نیشاپوری کی کتاب "معرفۃ علوم الحدیث" اسی طرز پر لکھی گئی ہے۔
جب ابن الصلاح اس میدان میں اترے تو انہوں نے اپنے پیش رو علماء کے ان ذخائر کا فقیہانہ نظر اور گہری فہم واستنباط کے ساتھ مطالعہ کیااور کی عبارات کا اصول کے میزان میں موازنہ کیا اور ان کی بیان کردہ تعاریف کو منضنط کیا،چناں چہ آپ کی کتاب ہذا"مقدمۃ ابن الصلاح"فن تصنیف میں کامل اور سابقہ متفرقہ کتب کی جامع بن کر منصہ شہود پرآئی۔
خصوصیات: امام ابن الصلاح کی کتاب "مقدمۃ ابن الصلاح" مندرجہ ذیل امتیازات وخصوصیات کی حامل ہونے کی بناء پر اس فن کی دیگر تصانیف پر ممتاز اور فائق ہے:۔
(1)علماء فن کے مذاہب وقواعد کا ائمہ حدیث سے منقول نصوص وروایات سے گہرا استنباط کرنا اور ان کا حاصل وخلاصہ ذکر کرنے

پر اکتفاء کرنا اور صرف موقع ومقام کے مناسب اخبار وروایات کا ذکر کرنا۔
(2)تعریفات کو پہلی بار منضبط کرنا اور واضح انداز میں ان کو ذکر کرنا۔
(3)اپنے پیش رو علماء کی عبارات کی تہذیب کرنا اور قابل اعتراض مواقع کی نشاندہی کرنا۔
(4)علوم حدیث کی انواع و قوانین کی ترتیب کا نمونہ پیش کرنایہ انتہائی اہم کام ہے،کیوں کہ اس سے پیشتر جو مراجع تھے وہ اگرچہ جلیل القدر علوم ومعارف پر مشتمل تھا،لیکن ان میں اصول وقواعد کی تقسیم وترتیب کا التزام نہیں کیا گیا تھا،حافظ ابن الصلاح کی یہ کتاب اس عظیم کاوش کی حامل ہےکہ اس میں ان قواعد کو منظم ومرتب انداز میں پیش کیا گیا ہےاور اس فن کے مسائل واصول کی تحقیق اس پر مستزاد ہے۔
(5)امام ابن الصلاح بسا اوقات اپنی کتاب میں اپنے اجتہاد وتحقیق کی روشنی میں علماء کے اقوال کا تعاقب اور ان کی تردید بھی کرتے ہیں،اور عام طور پر آپ اس کے لئے "قلت" کا لفظ لاتے ہیں،اس موقع پرقاری کتاب بجا طورپرمحسوس کرتا ہے کہ مصنف نے مسائل علم کو اس باریک بینی سے پیش کیا ہے اور اس طرز پر ان کی تحقیق کی ہے کہ آپ اپنے پیش رو علماء پر ممتاز اور فائق ہو گئے ہیں،کیوں کہ قاری کتاب جس صفحہ کا بھی مطالعہ کرتا ہے اور جو مضمون بھی اس کے سامنے آتا ہے اسے وہاں مؤلف کا کوئی نہ کوئی کلام یا اجتہاد نظر سے ضرور گزرتا ہے جس کاآغاز لفظ"قلت" سے ہو رہا ہوتا ہے۔
لیکن بایں ہمہ صفات قاری کتاب اس بات کو ملاحظہ بھی کرتا ہے کہ مؤلف مرحوم پر تواضع ،انکساری اور حزم واحتیاط کا عنصرغالب ہے کہ وہ جا بجا اپنی بات "واللہ اعلم"پر ختم کرتے ہیں۔
علماء کی داد تحسین: امام ابو عمرو ابن الصلاح کی یہ کتاب تدوین علوم حدیث کی تمام سابقہ کتب پر فائق ہے،علماء نے اس کی خوب تعریف و توصیف کی ہے،اور اس کتاب کو فن اصول حدیث میں مرکزی اور اساسی کتاب قرار دیا ہے۔
(1)چناں چہ ابو الفضل حافظ عبد الرحیم بن الحسین العراقی(806ھ) اس کتاب کی شرح کے آغاز میں فرماتے ہیں": فان احسن ما صنف اهل الحديث فی معرفة الاصطلاح كتاب علوم الحديث لابن الصلاح---"
"اصطلاح حدیث کی معرفت میں علماء حدیث نے جتنی کتابیں لکھی ہیں ان میں سب سے عمدہ کتاب ابن الصلاح کی "علوم الحدیث" ہے۔

(2)اسی طرح شیخ برہان الدین ابراہیم بن موسی بن ایوب الابناسی الشافعی(802ھ) اس کی عمدہ شرح"الشذا الفیاح من ابن الصلاح" میں رقمطراز ہیں":ان کتابہ ھذا احسن تصنیف فیہ "۔ یعنی علوم حدیث میں ان کی یہ کتاب بہترین تصنیف ہے"۔
یہی وجہ ہے کہ علماء نے اس کتاب کی طرف جو اعتناء کیا ہے وہ اس سے پہلے علوم حدیث کی کسی کتاب کی طرف نہیں کیا۔
چنانچہ نظم و نثر ،اختصار و استدراک اور تشریح وتعلیق،ہر اعتبار سے علماء نے اس کی خدمت کی ہے۔
حافظ احمد بن علی ابن حجر العسقلانی (852ھ) فرماتے ہیں": جاء الحافظ الفقیہ تقی الدین ابو عمرو ----فجمع لما ولی تدریس الحدیث بالمدرسۃ الاشرفیۃ کتابہ المشھور فھذب فنونہ واملاہ شیاء بعد شیء فلھذا لم یحصل ترتیبہ علی الوضع المتناسب واعتنی بتصانیف الخطیب المتفرقۃ فجمع شتات مقاصدھا وضم الیھا من غیرھا نخب فوائدھا فاجتمع فی کتابہ ما تفرق فی غیرہ فلھذا عکف الناس علیہ وساروا بسیرہ فلا یحصی کم ناظم لہ ومختصر ومستدرک علیہ ومقتصر ومعارض لہ ومنتصر---"(18)
"جب حافظ ابن الصلاح المدرسۃ الاشرفیۃ میں حدیث کی تدریس سے وابستہ ہوئے تو آپ نے اپنی مشہور کتاب کو مرتب کیا ،فنون حدیث کو مہذب کیا،اور تھوڑا تھوڑا کرکے اس کو املاء کروایا،اسی لئے آپ کی کتاب کی ترتیب مناسب طریقہ پر نہ ہو سکی،آپ نے خطیب کی متفرق تصانیف کا اہتمام کی اور اس کے بکھرے ہوئے مقاصد کو جمع کیا اور اس کے ساتھ کچھ فوائد کا بھی انتخاب کیا ،چنانچہ جو امور دوسری جگہ منتشر اور متفرق طور پر موجود تھے آپ کی کتاب میں جمع ہو گئے۔
اسی لئے اہل علم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے اس کیطرف رخ کیا ،پس کتنے ہی لوگ اس کتاب کو نظم کی صورت میں پیش کرنے والے ہیں،اور کتنے ہی اس کا اختصار اور اس پر استدراک اور اقتصار کرنے والے ہیں،اور کتنے ہی اس پر معترض اور کس قدر لوگ اس کا دفاع کرنے والے ہیں---"
حق بات یہ ہے کہ امام ابو عمرو ابن الصلاح کی علوم الحدیث میں یہ کتاب اس علم کی تدوین کا آغاز اور ایک عہد جدید کی ابتداء ہے،آپ نے فن علوم حدیث کو باکمال انداز میں مدون کرکے ممتاز مقام حاصل کیا ہے ،اسی بناء پر علماء کی نگاہ میں اسے بلند مقام حاصل ہوا ہے،حتی کہ آپ کے بعد کے علماء نے اپنی کتابوں میں آپ ہی کے طرز وطریق کو اختیار کیا ہے،امام نووی کی التقریب میں ،امام عراقی کی منظوم کتاب الفیۃ الحدیث میں اور امام سیوطی کی الفیۃ الحدیث میں بھی اس کا نظارہ کیا جاسکتاہے۔

چناں چہ یہ بات مبنی بر مبالغہ نہ ہو گی کہ ابن الصلاح کی یہ کتاب ایسی مبارک کتاب ہے کہ نہ آپ سے پہلے علوم الحدیث کی کسی کتاب کو ایسی توجہ اور قبولیت حاصل ہوئی اور نہ اس کے بعد اب تک کسی کتاب ویسی توجہ اور قبولیت حاصل ہوئی ،حتی کہ بعد میں آنے تمام لوگوں کے لئے یہ کتاب مرجع و مصدر اور بنیاد کی حیثیت حاصل کر گئی ہے -

اب ہم ذیل میں اس کتاب کی شروحات اور تعلیقات وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں جس سے یہ اندازہ لگانا بہت آسان ہوگا کہ بالخصوص ائمہ فن کے ہاں یہ کتاب کس قدر قابل عظمت اور لائق توجہ ہے:-

شروحات: جیساکہ اس سےپہلے حافظ ابن حجر العسقلانی کے حوالہ سے ذکر کیا گیا تھاکہ علماء نے "مقدمۃ ابن الصلاح" کی نظم و نثر،اختصارواستدراک اور تشریح وتعلیق ہر اعتبار سے خدمات انجام دی ہیں،

اب ہم اختصار کے ساتھ اس کا ذکر کرتے ہیں:-

(1)الارشاد فی اصول الحدیث: صاحب "کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون" لکھتے ہیں کہ"اس کے مؤلف شیخ ،امام محی الدین یحی بن شرف النووی(676ھ)ہیں،آپ نے ابن الصلاح کی "علوم الحدیث"کی تلخیص کی ہیں،پھر دوبارہ اس کا مزید اختصار "التقریب" کے نام سے کیا ہے،اس کی بھی چند شروحات لکھی گئی ہیں،علامہ ابن ابی شریف المقدسی نے بھی اس کی شرح لکھی،برہان الجوجری نے بھی اس کی شرح لکھی اور ایک شرح ابو القاسم الانصاری نے بھی لکھی ہے-(19)

(2) التقریب والتیسیر لمعرفۃ سنن البشیر النذیر: اس کے متعلق صاحب "کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون" رقمطراز ہیں:"امام نووی نے "الارشاد" کی تلخیص کی ہے جو ابن الصلاح کی علوم الحدیث کا اختصار ہے،یہ کتاب زبدہ وخلاصہ بن گئی ہے ،اس کتاب کا آغاز"الحمد للہ الفتاح المنان---"سے ہو تا ہے-

اس کی بھی علماء نے متعدد شروح لکھی ہیں،جن میں حافظ زین الدین عبد الرحیم بن حسین العراقی،برہان الدین ابراہیم بن محمد القباقبی الحلبی المقدسی اور شیخ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی شامل ہیں---"(20)

نیز یہ کتاب مستطاب محمد عثمان الخشت کی تقدیم،تحقیق وتعلیق کے ساتھ دار الکتب العربی،بیروت،لبنان سے بھی شائع ہوئی ہے-

(3) طرح التثریب فی شرح التقریب: مؤلف:ابو الفضل حافظ زین الدین عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمن بن ابی بکر بن ابراہیم

العراقی(806ھ)،آپ اس کی تکمیل نہ کر پائے تھے،چنانچہ آپ کے بیٹے ابو زرعہ ولی الدین احمد بن عبد الرحیم بن الحسین الکردی الرازیانی المصری ابن العراقی(826ھ) نے اس کا تکملہ لکھا۔

ناشر: الطبعۃ المصریۃ القدیمۃ،متعدد کتب خانوں نے اس کی کاپی کر کے اس نایاب کتاب کو طبع کروایا ہے،جیسے دار احیاء التراث العربی،مؤسسۃ التاریخ العربی،دار الفکر العربی وغیرہ۔

تعداد اجزاء : 8 جلدیں۔

(4) محاسن الاصطلاح : مؤلف : ابو حفص سراج الدین عمر بن رسلان بن نصیر بن صالح الکنانی العسقلانی البلقینی المصری الشافعی(805ھ)۔ محقق: ڈاکٹر عائشہ عبد الرحمن بنت الشاطئی، استاذ الدراسات العلیا،کلیۃ الشریعۃ،جامعۃ القرووین۔ ناشر: دار المعارف،تعداد اجزاء: 1 جلد۔

علاوہ ازیں عز الدین طاھر بن حسین المعروف بہ ابن الحبیب الحلبی (808ھ) نے اس کتاب کو منظوم بھی کیا ہے،اور اس کا نام "محاسن الاصطلاح فی تضمین ابن الصلاح" رکھا ہے۔

(5)التبصرۃ والتذکرۃ : مؤلف: ابو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمن بن ابی بکر بن ابراہیم العراقی (806ھ)۔یہ آپ نے ایک ہزار اشعار میں منظوم شرح لکھی ہے،تقدیم ومراجعت: فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الکریم بن عبد اللہ بن عبد الرحمن الخضیر۔دراسۃ وتحقیق: العربی الدائز الفریاطی۔ناشر: مکتبۃ دار المنہاج للنشر والتوزیع الریاض،المملکۃ العربیۃ السعودیۃ۔تعداد اجزاء: 1 جلد۔

(6) التقیید والایضاح لما اطلق واغلق من مقدمۃ ابن الصلاح: **مؤلف:** ابو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمن بنابی بکر بن ابراہیم العرقی(806ھ)،محقق: عبد الرحمن محمد عثمان ،سن طباعت:1999ء،صفحات:376،ناشر: دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔(ISBN-13978-2-7451-2924-6)

نیز محمد عبد المحسن الکتبی صاحب المکتبۃ السلفیۃ (مدینۃ منورۃ) نے بھی اس کو شائع کیا ہے ۔تعداد اجزاء: 1 جلد ،مع حواشی از محمد عبد اللہ شاہین۔

(7) الافصاح بتکمیل النکت علی ابن الصلاح: مؤلف: ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (852ھ)،محقق: ربیع بن ہادی عمیر المدخلی ۔ناشر:عمادۃ البحث العلمی بالجامعۃ

الاسلامیۃ(مدینۃ منورۃ،المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)،تعداداجزاء:2 جلدیں۔نیز یہ شرح ڈاکٹر ماہر یاسین الفحل کی تحقیق،تخریج اور تعلیق کے ساتھ دار الیمان للنشر والتوزیع ریاض سے بھی آب وتاب کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔صفحات:783۔

(8) الفیۃ السیوطی فی علم الحدیث: مؤلف :عبد الرحمن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی(911ھ)،تصحیح وتشریح: استاذ احمد محمدشاکر،ناشر:المکتبۃ العلمیۃ ،تعداداجزاء:1 جلد۔ محمد محی الدین عبد الحمید نے اس کی شرح "شرح الفیۃ السیوطی فی مصطلح الحدیث"کے نام سے لکھی ہے،جس پر تحقیق طارق بن عوض کی ہے۔

(9) النکت علی مقدمۃ ابن الصلاح: مؤلف: ابو عبد اللہ بدر الدین محمد بن عبد اللہ بن بہادر الزرکشی الشافعی(794ھ)۔محقق: زین العابدین بن محمد فریج۔ناشر:اضواء السلف، ریاض، تعداد اجزاء:3 جلدیں۔

(10) اختصار علوم الحدیث: مؤلف: ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری الدمشقی(774ھ)۔تحقیق،تشریح وتعلیق:ڈاکٹر ماہر یاسین الفحل،ناشر:دار الیمان للنشر والتوزیع،ریاض،المملکۃ العربیۃ السعودیۃ۔

(11) الباعث الحثیث الی اختصار علوم الحدیث: مؤلف :ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری الدمشقی (774ھ)۔محقق:احمد محمد شاکر،ناشر: دار الکتب العلمیۃ،بیروت،لبنان۔

اما م ابن کثیر نے خود اپنی کتاب "اختصار علوم الحدیث" کی یہ شرح لکھی ہے۔

(12)النکت الوفیۃ بما فی شرح الالفیۃ: مؤلف: برھان الدین بن عمر البقاعی (885ھ) محقق: ماہر یاسین الفحل،ناشر: مکتبۃ الرشد ناشرون،تعداد اجزاء:2 جلدیں،یہ حافظ عراقی کی "الفیۃ الحدیث"کی شرح ہے۔

(13) فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث: مؤلف: ابو الخیر شمس الدین محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ا بی بکر بن عثمان بن محمد السخاوی(902ھ)،محقق: علی حسین علی،ناشر: مکتبۃ السنۃ،مصر،تعداد اجزاء:4 جلدیں۔

نیز یہ بے مثال کتاب رضوان جامع رضوان کی شرح وتحقیق کے ساتھ مکتبہ نزار مصطفی الباز،مکہ،ریاض،سے بھی چار جلدوں میں شائع ہو ئی ہے،اس کے کل صفحات 1527 ہیں،جلد اول کے صفحات 504،جلد ثانی کے318، جلد ثالث کے312، اور جلد رابع کے 393 صفحات ہیں۔

(14) تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی: مؤلف: عبد الرحمن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی(911ھ)،آپ نے امام نووی کی کتاب"التقریب والتیسیر لمعرفۃ سنن البشیر النذیر"کی یہ شرح لکھی ہے،جو بہت عمدہ ہونے کے علاوہ عوام و خواص میں مقبول اور متداول ہے۔تحقیق: ابو قتیبہ نظر محمد الفاریابی،ناشر: دار طیبۃ،نیز مازن بن محمد السرساوی کی تحقیق کے ساتھ بھی شائع ہوئی ہے،تعداد اجزاء: 2 جلدیں۔

(15) الشذا الفیاح من علوم ابن الصلاح: مؤلف:علامہ شیخ برھان الدین ابراھیم بن موسی بن ایوب الابناسی الشافعی(802ھ)،تحقیق: ابو عبد اللہ محمد علی السمک،ناشر: منشورات محمد علی بیفون،دار الکتب العلمیۃ،بیروت،لبنان۔

(16) فتح الباقی بشرح الفیۃ العراقی: مؤلف: زین الدین ابو یحی زکریا بن محمد بن زکریا الانصاری السنیکی (926ھ)،محقق: عبد اللطیف ھمیم اور ماہر یاسین الفحل،ناشر: دار الکتب العلمیۃ،تعداد اجزاء: 2 جلدیں۔

(17) اسعاف ذوی الوطر بشرح نظم الدرر فی علم الاثر: مؤلف: شیخ محمد ابن العلامہ علی بن آدم ابن موسی الاثیوبی الولوی۔ناشر: مکتبۃ الغرباء الاثریۃ،مدینۃ منورۃ،مملکۃ عربیۃ سعودیۃ،تعداد اجزاء: 2 جلدیں۔یہ "الفیۃ السیوطی" کی شرح ہے۔

(18) شرح الفیۃ العراقی: مؤلف: عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد ،زین الدین المعروف بہ ابن العینی الحنفی(893ھ)،دراسۃ وتحقیق: ڈاکٹر شادی بن محمد بن سالم آل نعمان ،ناشر: مرکز النعمان للبحوث والدراسات الاسلامیۃ وتحقیق التراث والترجمۃ(یمن،صنعاء)،طبعہ اولی:1432ھ-2011ء،تعداد اجزاء: 1 جلد۔

(19) مفتاح السعیدیۃ فی شرح الالفیۃ الحدیثیۃ: مؤلف: شمس الدین محمد بن عمار بن محمد بن احمد المصری المالکی المعروف بہ ابن عمار(844ھ)،دراسۃ وتحقیق: ڈاکٹر شادی بن محمد بن سالم آل نعمان،نعمان ،ناشر: مرکز النعمان للبحوث والدراسات الاسلامیۃ وتحقیق التراث والترجمۃ(یمن،صنعاء)،طبعہ اولی:1432ھ-2011ء،تعداد اجزاء:1 جلد۔

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

حوالہ جات و حواشی

(1) ابن العماد،عبد الحی بن احمد بن محمد ابی الفلاح العکری الحنبلی، شذرات الذهب فی اخبار من ذهب،دار ابن کثیر،دمشق،بیروت،لبنان ،ج 7،ص 383، کاتب چلپی،حاجی خلیفہ،مصطفی بن عبد اللہ، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون ،ناشر ،دار احیاء التراث العربی،بیروت،لبنان،ج 2،ص 1161، زرکلی،خیر الدین، الاعلام ج4 ،ص 207، معجم المؤلفین ج 2 ،ص 361۔

(2)ابن خلکان،وفیات الاعیان بانباء ابناء الزمان،ج 3 ،ص 243۔

(3)الذهبی،شمس الدین ابو عبد اللہ، دار الکتب العلمیۃ ،بیروت،لبنان ،تذکرۃ الحفاظ ج 4،ص 1430۔

(4)وفیات الاعیان بانباء ابناء الزمان،ج 3 ،ص 243۔

(5)تذکرۃ الحفاظ ج 4،ص 1430۔

(6)وفیات الاعیان بانباء ابناء الزمان،ج 3 ،244۔

(7)السخاوی،شمس الدین محمد بن عبد الرحمن،ابو الخیر،الشافعی، دراسۃ وتحقیق :د۔عبد الکریم بن عبد اللہ بن عبد الرحمن الخضیر،د۔محمد بن عبداللہ بن فهید آل فهید، فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث ،طبعہ اولی: 1426ھ،مکتبہ دار المنهاج للنشر والتوزیع،الریاض،المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ص16،17۔

(8)وفیات الاعیان بانباء ابناء الزمان،ج 3 ،ص 243۔

(9)شذرات الذهب فی اخبار من ذهب ،ج 7،ص 383،384۔

(10)وفیات الاعیان بانباء ابناء الزمان،ج 3 ،ص 243۔

(11)ایضا

(12)ایضا

(13)کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون ،ج 2،ص 1100۔

(14)ایضا،ج 2،ص1297۔

(15)ایضا،ج1،ص 48۔

(16)ایضا، ج2،ص 1218،1219۔

(17)حافظ ابن الصلاح کی اکثر تصانیف کا ذکر معجم المؤلفین ج2،ص 361،362 اور زرکلی کی الاعلام ج 4 ص207 اور 208 پر موجود ہے۔

(18)العسقلانی،احمد بن علی ابن حجر ، نزهۃ النظر شرح نخبۃ الفکر ص3۔

(19)کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون ،ج1،ص70۔

(20)ایضا ،ج 1،ص 465۔

******